151883 ـ دوران عدت نكاح كيا اور دو بار طلاق بھى دى كيا تجديد نكاح سے طلاق ساقط ہو جائيگى ؟

سوال

ميں نے ايك نئى مسلمان ہونے والى عورت سے شادى اور شادى كے پانچ ماہ بعد مجھے علم ہوا كہ اس نے تو مجھ سے قبل بھى ايك شخص سے شادى كر ركھى تھى اور اس نے طلاق دے دى، اور ميرى شادى اس كى عدت كے دوران ہوئى ہے، كيونكہ پہلے شخص سے طلاق كو ابھى ايك ماہ ہى ہوا تھا اس ليے كہ نئى نئى مسلمان ہوئى تھى اسے علم نہيں تھا كہ عدت كے دوران شادى كرنا حرام ہے، اور مجھے بھى اس نے نہيں بتايا تھا، ميرا سوال يہ ہے كہ:
اب ہم پر كيا واجب ہوتا ہے ؟ يہ علم ميں رہے كہ پانچ ماہ كے دوران ميرے ليے بہت سارى مشكلات پيدا ہوئيں اور ميں نے اسے دو بار طلاق بھى دى اور ہر بار رجوع كر ليا، اب وہ ميرے ساتھ ہے كچھ علماء نے مجھے فتوى ديا ہے كہ تم نكاح كى تجديد كرو، تو كيا تجديد نكاح كى صورت ميں پہلى دو طلاقيں شمار ہونگى يا نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر وہ عورت كسى كافر سے شادى شدہ تھى اور مسلمان ہو گئى تو وہ عورت مسلمان ہونے كى بنا پر كافر پر حرام ہو جائيگى ان دونوں كے مابين عليحدگى كرا دى جائيگى، اور اس سے طلاق كى ضرورت نہيں ہوگى، اس كى عدت اسلام قبول كرنے كے وقت سے شروع ہوگى، اگر وہ شخص عدت ختم ہونے تك مسلمان نہ ہو تو وہ عورت اس سے بينونت صغرى حاصل كرےگى، اور اس عورت كے ليے كسى دوسرے شخص سے شادى كرنا جائز ہوگا.

مزيد آپ سوال نمبر (109194) اور (114722) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

اس بنا پر اگر معاملہ ايسا ہى ہو اور عورت نے اپنى عدت پورى ہونے پر جو كہ اسلام قبول كرنے سے شروع ہوئى تھى شادى كى تو آپ سے شادى كرنے ميں كوئى اشكال نہيں.

ليكن اگر آپ سے شادى اس عدت ميں ہوئى يا پھر اس عورت كى كسى مسلمان شخص سے شادى ہوئى تھى اور اس نے اسے طلاق دے دى تو آپ نے عدت ميں اس سے شادى كر لى تو يہ نكاح باطل ہے صحيح نہيں ہوگا، آپ كے ليے اب اس سے عليحدگى كرنا لازم ہے.

اور اس عورت کو درج ذیل امور کرنا ہونگے:

- پہلی عدت پوری کریگی، اور آپ کے ساتھ جتنا عرصہ رہی ہے وہ شمار نہیں کیا جائیگا، اگر اس کو ایک حیض پہلے آچکا تھا تو باقی دو حیض عدت پوری کریگی.

- وہ آپ سےوطئ کی دوسری عدت تین حیض بھی پوری کریگی، بعض اہل علم نے راجح یہی کہا ہے کہ اگر دوسرا شخص ہی اس سے شادی کریگا تو وہ دوسری عدت پوری نہیں کریگی.

مزید آپ الشرح الممتع (13 / 387) کا مطالعہ کریں.

اور اگر کوئی شخص کسی عورت سے اس کی عدت میں عمدا اور جان بوجھ کر شادی کرے تو بعض اہل علم کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس پر حرام ہو جائیگی، اور قاضی کو بطور تعزیر اس قول پر عمل کرنے کا حق حاصل ہے.

دوم:

اس باطل نکاح میں دی گئی طلاق شمار نہیں ہوگی، اس لیے اگر آپ اس کی پہلی عدت ختم ہونے کے بعد اس سے شادی کرنے کی رغبت رکھتے ہیں اور وہ اپنے مسلمان ولی اور دو مسلمان گواہوں کی موجودگی میں آپ سے شادی قبول کرتی ہے تو یہ نیا نکاح ہوگا، اور باطل نکاح میں دی گئی دونوں طلاقیں شمار نہیں ہونگی.

اور اگر عورت کا کوئی ولی مسلمان نہ ہو تو مسلمانوں میں سے شرف و مرتبہ رکھنے والا شخص مثلا اسلامک سینٹر کا امام ولی بن کر اس کی شادی کریگا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نکاح کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم کے صحیح ہونے پر تو سب متفق ہیں، اور ایک قسم کے باطل ہونے پر سب متفق ہیں، اور ایک قسم میں اختلاف پایا جاتا ہے.

جس قسم کے صحیح ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع ہونے میں مسلمانوں میں کوئی اشکال نہیں پایا جاتا.

جس قسم کے باطل ہونے پر اتفاق ہے اس میں طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ نکاح خود باطل ہے، اور طلاق نکاح کی فرع ہے، اس لیے جب نکاح ہی باطل ہو تو کوئی طلاق نہیں، مثلا اگر لاعلمی میں کوئی شخص اپنی رضاعی بہن سے نکاح کر لے تو یہ نکاح بالاجماع باطل ہے، اس میں طلاق واقع نہیں ہوگی.

اور اسی طرح اگر کوئی عورت عدت کی حالت میں شادی کر لے تو اس نکاح میں بھی طلاق واقع نہیں ہوگی؛ کیونکہ

علماء کا اتفاق ہے کہ عدت والی عورت کا عدت میں نکاح جائز نہیں.

اس لیے کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور تم عدت پوری ہونے سے قبل نکاح کا عزم مت کرو البقرۃ (235). انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع (13 / 24).

واللہ اعلم .